حنیف اخگرؔ

الحمد

مالکِ کون و مکاں تیرے سوا کوئی نہیں
دوسرا میں صرف تو ہے دوسرا کوئی نہیں
دل میں شوقِ حمدِ رب کی انتہا کوئی نہیں
اس سے بہتر زندگی کی ابتداء کوئی نہیں
ہے زباں پر قل ھو اللہ احد اے لاشریک
تو ہی تو ہے پھر تو ہی تو ہے دوسرا کوئی نہیں
ہر نفس پر سینکڑوں ارماں ہیں مصروفِ طواف
کعبۂ دل میں مگر تیرے سوا کوئی نہیں
ہر دعا شامل ہے اخگر سورۂ الحمد میں
سورۂ الحمد سے بڑھ کر دعا کوئی نہیں

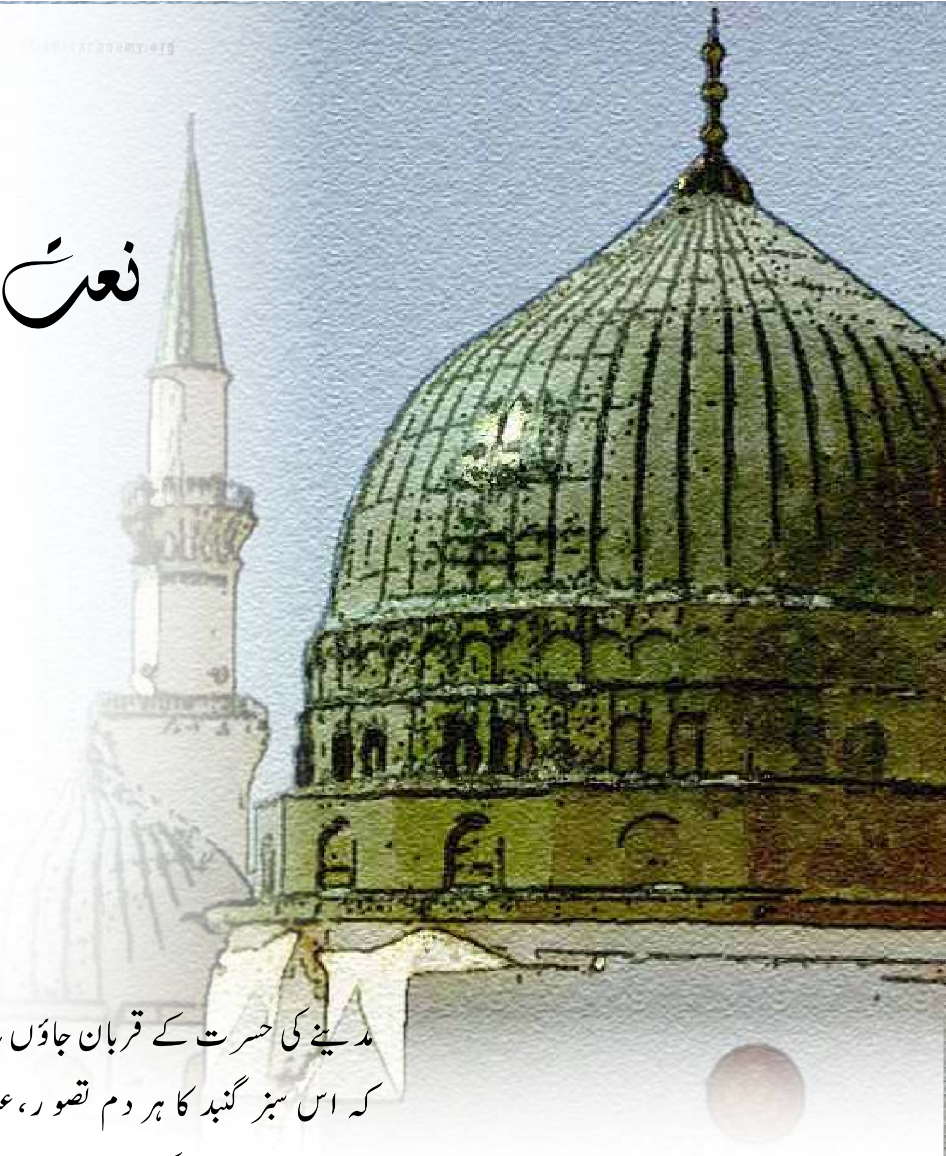

نعت بحضور صلی اللہ علیہ وسلم

بہزؔاد لکھنوی

مدینے کی حسرت کے قربان جاؤں یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کہ اس سبز گنبد کا ہر دم تصور، عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
منور منور مدینے کے دن ہیں ، درخشاں درخشاں مدینے کی راتیں
معطر معطر مدینے کی بستی ، یہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
ترے سبز گنبد پہ ہر دم نظر ہے ، نہ سوزِ الم ہے نہ دردِ جگر ہے
نہ اپنی خبر ہے نہ دل کی خبر ہے ، یہ راحت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
قبا جارہا ہوں ، اُحد جارہا ہوں ، میں اپنے مقدر پہ اِترا رہا ہوں
مقدر کی اب اور کیا ہوگی رفعت ، یہ رفعت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
جہاں سر جھکاتے ہیں آکر فرشتے وہاں ہم گناہ گار کرتے ہیں سجدے
یہ بخشش نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے ، یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
کرم ان کا دیکھو ، عطا ان کی دیکھو، نظر والو شانِ سخا ان کی دیکھو
ہے بہزؔاد کو ہر گھڑی یادِ بطحہ ، یہ نعمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

Image Courtesy
islamicacademy.org